روبکار عدالت	بنام	سردار خالد ابراہیم خان
راجہ امجد علی خان وغیرہ	بنام	سردار خالد ابراہیم خان
سردار افتخار احمد خان وغیرہ	بنام	سردار خالد ابراہیم خان

بحاضری:

سائلان راجہ امجد علی خان، ہارون ریاض مُغل، راجہ ذوالقرنین عابد، راجہ ضیغم، راجہ ارشد وصغیر جاوید، ایڈووکیٹس اصالتاً۔ (درخواست توہین عدالت نمبر ۱۳/۲۰۱۸)
سائلان راجہ امجد علی خان اور ہارون ریاض مُغل، ایڈووکیٹس، اصالتاً (درخواست توہین عدالت نمبر ۱۴/۲۰۱۸)۔

حکم:۔

گزشتہ تاریخ پر مسئول کو عرضی عنوانی ''سردار افتخار بیگ وغیرہ بنام سردار خالد ابراہیم خان'' کی نقل برائے وضاحت ارسال کی گئی تھی۔ علاوہ ازیں مس نبیلہ ایوب ایڈووکیٹ، ممبر آزاد جموں وکشمیر بار کونسل نے عدالت کے روبرو پیش ہو کر مہلت چاہی تھی کہ آئندہ تاریخ پر مسئول کی طرف سے وکالت نامہ پیش کیا جائے گا۔ دفتر نے ریکارڈ پر مسئول کی ۱۴ جون ۲۰۱۸ء کی پریس کانفرنس کے متعلق اخباری تراشہ جات شامل کیے ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ مسئول نے مس نبیلہ ایوب کی پیشی کے حوالے سے عدالت پر سنگین اور بے بنیاد الزامات عائد کرتے ہوئے عدالت کے وقار کو مجروح کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس ضمن میں مس نبیلہ ایوب سے وضاحت طلب کی جائے کہ وہ عدالت میں پیشی کے حوالے سے اپنا مؤقف پیش کرے نیز بار کونسل کو لکھا جائے کہ وہ مس نبیلہ ایوب کے عدالت میں پیش ہونے اور اس نسبت اُس کے کردار کے حوالے سے آئندہ تاریخ پر اپنی رپورٹ پیش کرے۔ مسئول کے خلاف ۱۴ جون ۲۰۱۸ء کی مبینہ پریس کانفرنس کی نسبت مزید کارروائی مس نبیلہ ایوب کی وضاحت اور بار کونسل کی رپورٹ کے بعد عمل میں لائی جائے گی جسے آئندہ تاریخ تک موخر کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں الگ فائل مرتب کی جائے۔

۲۔ مسئول کو قبل ازیں اسمبلی خطاب کے حوالے سے وضاحت کے لیے نوٹس جاری کیا گیا جس کی اطلاع اور تعمیل کے باوصف مسئول نے کوئی وضاحت عدالت میں پیش نہ کی بلکہ پریس کے ذریعے سے

مسئول نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ انتہائی قابل اعتراض، خلاف قانون، دشنام طرازی اور بہتان تراشی پر مبنی ہیں۔ مسئول کے اس طرزِ عمل اور اخباری تراشہ جات کے ملاحظہ سے عدالت کو اطمینان ہو چکا ہے کہ وہ دانستہ عدالت میں پیش ہونے سے گریزاں ہے اور وہ اپنے طرزِ عمل کی وضاحت نہ کرنا چاہتا ہے۔

۳۔ گزشتہ روز آزاد جموں و کشمیر بار کونسل کے ممبران خواجہ مقبول وار، میر شرافت، سردار محمد حبیب خان، سردار محمد اختر، شیر زمان اعوان اور سردار آزاد خان، ایڈووکیٹس، راقم اور میرے بھائی جج کے روبرو چیمبر میں پیش ہوئے اور اظہار کیا کہ آزاد جموں و کشمیر بار کونسل نے اپنے اجلاس میں معاملہ ہذا کی اہمیت، آئین کی بالادستی، عدلیہ کی آزادی اور تحفظ کے مدِ نظر رکھتے ہوئے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی جس نے مسئول سے تفصیلی ملاقات کی ہے۔ مسئول نے انہیں اپنی طرف سے پیش ہونے کا اختیار تو نہیں دیا تاہم اُس نے بار کونسل کے کردار ادا کرنے کے عمل پر اتفاق کیا ہے۔ بار کونسل کی کمیٹی نے استدعا کی کہ معاملہ ہذا میں مہلت دی جائے۔ ہماری رائے میں نوعیت کے اعتبار سے گو کہ قانونی تقاضہ ہے کہ کارروائی اسی ہفتہ میں مکمل کی جائے تاہم چونکہ بار کونسل، آزاد جموں و کشمیر کا ایک اہم ادارہ ہے جس کا عدلیہ کی آزادی اور تحفظ میں اہم کردار ہے اس لیے بار کونسل کی کمیٹی کی استدعا کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بصورت دیگر بھی چونکہ عدالت ہذا کی موسم گرما کی تعطیلات اگلے ہفتے سے ہو رہی ہیں اس لیے بار کونسل کی استدعا کو پذیرائی بخشتے ہوئے اس ہفتے کے بجائے بعد از گرمائی تعطیلات تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔

۴۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ مسئول نے عدالتی نوٹس کے جواب میں وضاحت پیش کرنے یا قانونی راستہ اپناتے ہوئے عدالت میں حاضری کے بجائے پریس کانفرنس اور سڑک پر آ کر جس طرح کے خیالات کا اظہار کیا ہے وہ بظاہر آئین کی دفعات کی خلاف ورزی، قانون توہین عدالت اور آزاد جموں و کشمیر اسمبلی (الیکشنز) آرڈیننس ۱۹۷۰ء کی متعلقہ دفعات کی خلاف ورزی پر مبنی ہے۔ ایسی صورت میں مسئول کو فردِ الزام جاری کیا جانا تقاضۂ قانون ہے۔

۵۔ لہٰذا شائع شدہ خبروں اور سائلان راجہ امجد علی اور سردار افتخار احمد وغیرہ کی دائر کردہ درخواستوں

اور دیگر مشمولہ مواد کی بناء پر مسئول سردار خالد ابراہیم کو بذیل فردِ الزام بغرض جواب ارسال کیا جاتا ہے:۔

> ''عدالت ہذا نے آپ کے اسمبلی بیان کی بناء پر آپ سے وضاحت طلب کی۔ آپ نے عدالتی نوٹس کی تعمیل میں وضاحت دینے کے بجائے مورخہ ۲۵ مئی ۲۰۱۸ء، ۳جون ۲۰۱۸ء، ۹جون ۲۰۱۸ء اور بعدازاں ۱۴جون ۲۰۱۸ء کی پریس کانفرنس ہا اور اخباری بیانات میں عدلیہ اور ججز کے بارے میں بیانات دیے۔ عدلیہ اور ججز کے بارے میں جو بیانیہ آپ سے منسوب ہے اور بتکرار شائع ہوا ہے، اپنے نفسِ مضمون کے اعتبار سے بادی النظر میں ایسا بیانیہ عدلیہ کی آزادی اور وقار کو نہ صرف مجروح کرنے کے مترادف ہے بلکہ عدلیہ کے تمسخر اور اور تضحیک پر بھی مبنی ہے جو آزاد جموں و کشمیر عبوری آئین ۱۹۷۴ء کی آرٹیکل ۴ کے پیراگراف ۹، آرٹیکل ۴۵ معہ متعلقہ قانون توہین عدالت کے تحت قابل مواخذہ اور تعزیزی سزا ہے۔ آپ کا یہ طرزِ عمل آزاد جموں و کشمیر عبوری آئین کے آرٹیکل ۲۴ معہ آزاد جموں و (الیکشنز) آرڈیننس کی دفعہ ۵ ذیلی دفعہ (۲) کی شق (vii) آپ کی اسمبلی رکنیت سے نااہلی پر منتج ہوسکتا ہے۔ لہٰذا آپ اصالتاً آئندہ تاریخ پیشی پر آکر تحریری جواب اور ثبوت عدالت میں پیش کریں''۔

۶۔ حکومت کو بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ فوری طور پر ایڈووکیٹ جنرل کی تعیناتی عمل میں لائی جائے جو توہین عدالت کی اس کارروائی کی پیروی کے لیے مزید ہدایات رجسٹرار سے حاصل کرتے ہوئے فہرست گواہان اور دیگر جو دستاویزی اور قانونی شہادت ہے اُس کا عدالت میں شیڈول پیش کرے۔ سائلان راجہ امجد علی اور سردار افتخار بیگ وغیرہ کو بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ اس ضمن میں وہ بھی جو شہادت پیش کرنا چاہتے ہیں اُس کی بھی تفصیل عدالت میں جمع کرائیں۔

۷۔ ہم گزشتہ حکم میں بھی ذرائع ابلاغ کے حوالے سے بھی وضاحت کر چکے ہیں کہ وہ قانونی حدود کا پاس رکھیں۔ عدالت آزادی اظہار رائے پر کوئی قدغن نہیں لگانا چاہتی لیکن عدالت کے انتباہ کے باوجود کچھ اخبارات نے غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسا مواد شائع کیا ہے جو بظاہر توہین عدالت اور

پرنٹنگ اور پریس قوانین کے صریح خلاف ورزی ہے۔ رجسٹرار کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اس حوالہ سے شائع شدہ مواد کی ضروری تفصیل فائل پر لائے۔ مابعد مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

۸۔ عدالت کے نوٹس میں یہ بات بھی لائی گئی ہے کہ ایک منظم سازش کے تحت سوشل میڈیا پر عدلیہ، ججز اور دیگر ریاستی، مذہبی اور اہم آئینی اداروں میں متمکن شخصیات کے خلاف مکروہ عزائم اور مقاصد کے حصول کے لیے بے بنیاد اور گمراہ کن مواد کی تشہیر سے اداروں میں عدم استحکام اور معاشرے میں فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس ضمن میں فوری اقدامات اٹھاتے ہوئے دیگر متعلقہ اداروں اور ایجنسیوں کی مدد سے ایسے عناصر کا کھوج لگا کر نشاندہی کرے۔ اس ضمن میں یکم ستمبر ۲۰۱۸ء تک کی گئی کارروائی کی نسبت رجسٹرار کے پاس رپورٹ جمع کروائی جائے۔ مقدمہ ہذا بغرض اصالتاً حاضری مسئول ۱۴ اکتوبر ۲۰۱۸ء پیش ہو۔

جج　　　　　　　　　　چیف جسٹس

مظفرآباد
۳ جولائی ۲۰۱۸ء